

سوال

رہلی کے باپ نے مناسب رشتہ چھوڑ کر دوسرا رشتہ قبول کر لیا

جواب

بھٹہ

ما:

تک کے ولی کو اپنی بیٹی کے لیے اس کے مناسب اور نیک و صالح رشتہ تلاش کرنا چاہیے جو اس کی بیٹی کی عزت اور عنت و عصمت اور اس کی اولاد کی حفاظت کرنے والا ہو، کیونکہ حدیث میں بھی وارد ہے۔

بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کی شادی (اپنی لڑکی سے) کر دو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع و عریض فساد پھیل جائیگا"

بر (1084) علامہ ابان بن رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

کے جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت میں رہنے والی عورت کو مناسب رشتہ آنے پر جس پر لڑکی راضی ہو سے شادی نہ کرنے دے۔

ربحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تو تم انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامندانہ (232)۔

نقد امام رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اصطلاح یہ ہے کہ: جب عورت نکاح کا مطالبہ کرے اور رشتہ بھی مناسب اور کٹھن والا ہو تو اسے شادی سے روک دیا جائے، اور دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت ہو۔

نقل بن یسار لکھتے ہیں:

نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کیا تو اس شخص نے اسے طلاق دے دی، جب اس کی عدت ختم ہو گئی تو اسی شخص نے میری بہن کا رشتہ طلب کیا تو میں نے اسے کہا:

نیر سے ساتھ شادی کی اور اسے تیرے ہاتھ کیا اور تیری عزت و احترام کی تو تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس کا رشتہ طلب کرتے ہو، اللہ کی قسم وہ تیرے پاس کبھی واپس نہیں جاسکتی، اور اس شخص میں کوئی عیب بھی نہ تھا، اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

تو تم انہیں نکاح کرنے سے مت روکو۔

نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دی"

بے بخاری نے روایت کیا ہے۔

یہ شادی مہر مثل میں ہو یا اس سے کم میں، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے۔۔

رت نے کسی ایسے کٹھن کو مناسب شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھی جو اور اس کا ولی اس کی شادی کسی دوسرے شخص سے کرے جو اس کا کٹھن نہ ہو جس سے عورت چاہتی ہے اس سے شادی نہیں کرتا تو وہ عاقل کھلائیگا۔

ن اگر عورت کسی ایسے شخص سے شادی کا مطالبہ کرتی ہے جو اس کا کٹھن نہیں تو پھر ولی کو اسے روکنے کا حق حاصل ہے، اس صورت میں وہ عاقل نہیں کھلائیگا" انتہی

نی (383/9)۔

ت ہو جائے کہ جس شخص سے عورت شادی کرنا چاہتی تھی اور وہ اس کا کٹھن بھی تھا لیکن ولی نے اس سے شادی نہیں کی تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ ولی کو مل جائیگی، اور اگر وہ سب ہی اس کی شادی سے انکار کریں تو عورت کو قاضی کے پاس جانے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ اس کی شادی کرے۔

ایسا کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اس کے نتیجے میں کیا خرابیاں پیدا ہوگی، جو مستحقہ اس کے نتیجے میں اس کے والد اور رشتہ داروں اور عورت کے باقیں قطع رحمی اور بایکٹ ہو جائے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا والد اس کے لیے کوئی اور مناسب اور کٹھن تلاش کر لے۔

چیت اور افام و تقسیم اور نصیحت کے ذریعہ حل کرنا چاہیے، اور اس میں تسلیم اراستے رشتہ دار کو استعمال کیا جائے، کیونکہ جو مستحقہ ہے کہ اس رشتہ کے انکار میں والدین پر ہو، اور یہ بھی جو مستحقہ غلطی پر ہو۔

عت و فرمانبرداری اور اسے راضی کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے، الا یہ کہ والد آپ کی کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر اصرار کرے جو کٹھن اور مناسب نہیں۔

کے ساتھ شادی کرنا جس کا دین اور اخلاق پسند نہیں اور یہ امید رکھنا کہ شادی کے بعد وہ صحیح ہو جائیگا، یہ چیز خطرناک ہے، کیونکہ جو مستحقہ اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے، اور جو مستحقہ تبدیلی پیدا نہ ہو اس لیے اس خطرہ کو مول نہیں لینا چاہیے۔

مذکورہ راضی کریں کہ وہ کسی اخلاق اور دین والے شخص کے ساتھ ہی آپ کی شادی کرے، اور آپ صبر و تحمل سے کام لیں، جو مستحقہ کوئی ایسا رشتہ آجائے جسے آپ پسند کریں اور وہ دین و اخلاق والا ہو، اور آپ کے والد بھی راضی ہو جائیں،

پدما سے معاونت لیں، اور استخارہ کریں اور کثرت سے اعمال صالحہ کریں، کیونکہ اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ نیک و صالح خاوند حاصل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح سب فائدہ مند روزیاں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ربحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

نے بھی نیک و صالح اعمال کیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی زندگی مہیا کریں گے اور ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دیں گے (97)۔

سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نیک و صالح بناوے اور اولاد عطا فرمائے، اور آپ کے والد اور کھڑواؤں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جی سے وہ راضی ہوتا ہے۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

115402